اکابر علماء کا مشترکہ بیان

مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب

یکم ستمبر ۱۹۶۹ء کو کراچی میں باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں حسب ذیل علماء کرام کے درمیان ایک بند کمرے میں مذاکرات ہوئے جو کئی گھنٹوں تک جاری رہے ان مذاکرات کے بعد حسب ذیل مشترکہ بیان جاری کیا گیا جو شریک اشاعت ہے۔
(ادارہ)

کچھ روز سے محض اخباری بیانات اور اسلام دشمن عناصر کی ریشہ دوانیوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کے مابین جو اختلافات اور کشیدگی پیدا ہوگئی ہے اسکو دور کرنے اور باہم ایک دوسرے سے قریب کرنے کیلئے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ۔ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب ۔ مولانا اطہر علی صاحب ۔ مولانا عبدالحق حقانی صاحب اور مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی پر مشتمل ایک کمیٹی مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کی منظوری سے قائم کی گئی ہے ۔ یہ کمیٹی مفاہمت اور مصالحت کے مذاکرات جاری رکھیگی ۔ سردست اس کمیٹی کے ارکان اور مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے بالاتفاق اعلان کیا ہے کہ مفاہمت کی گفتگو جاری رہے ۔ فریقین میں سے ہر ایک اپنے اپنے کام کو جاری رکھتے ہوئے کسی دوسرے پر تقریروں میں یا اخباری بیانات میں حملے نہ کریں اور ہر فریق دوسرے کا احترام باقی رکھے ۔

۱ ۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

۲ ۔ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب

۳ ۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی

۴ ۔ مفتی محمود صاحب

۵ ۔ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

۶ ۔ مولانا عبدالحق صاحب حقانی اکوڑہ خٹک

۷ ۔ مولانا اطہر علی صاحب کشور گنج مشرقی پاکستان ۔

جمیعہ علماء اسلام کے اختلافات اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ پر اعتماد اور ان کا مؤثر کردار

اگست سنہ ۶۹ء کو جمعیت علماء اسلام سے حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور حضرت مولانا ظفر احمدؒ کے اختلافات شدید شکل میں ظاہر ہونے لگے۔ اگست کے آخری ہفتہ میں نئی متوازی جمعیت العلماء ان حضرات نے قائم کر لی۔ دونوں طرف سے اخباری بیانات الزامات اور اتہامات نے خطرناک صورت حال اختیار کر لی۔ حضرت شیخ الحدیث کو بھی اس سلسلہ میں سخت پریشانی تھی اور جمیعۃ علماء اسلام کے اکابر مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے سوشلسٹ جماعتوں کی طرف اتحاد کا رجحان سخت پریشان کن اور تشویش کا باعث تھا۔ مجھے لاہور کے کسی سیمینار کے سلسلے میں جانا ہوا تو حضرت والد گرامی نے حضرت مولانا عبید اللہ انور اور دیگر زعماء جمعیت کو اس صورت حال کی اصلاح کی طرف توجہ دلانے کی تلقین کی۔ ان دنوں نئی جمعیت کی تشکیل کے سلسلے میں (بنگلہ دیش) سابق مشرقی پاکستان کے علماء مولانا اطہر علی وغیرہ بھی تشریف لائے تھے۔ انہیں بھی حالات نے پریشان کر رکھا تھا — غور و خوض کے بعد اکثر حضرات کی نگاہ حضرت شیخ الحدیثؒ پر پڑی اور خطوط و تار اور ٹیلیفون کے ذریعے شدید اصرار ہوا کہ آپ خود ہی تشریف لا کر اتحاد کے لیے کوئی صورت نکال دیں۔ ادھر حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ اور مولانا غلام غوث صاحبؒ کراچی پہنچے جبکہ حضرت شیخ الحدیث پنڈی سے بذریعہ طیارہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی معیت میں رات کے تین بجے کراچی پہنچے۔

احقر اس سلسلہ میں حضرت مولانا عبید اللہ انور مرحوم کی معیت میں بذریعہ کار ملتان خانپور اور دین پور کے اکابر سے ملتے ہوئے کراچی پہنچا۔ نیو ٹاؤن، لانڈھی اور جیکب لائن میں اکابر علماء کے مذاکرات جاری رہے۔ اصولی اختلاف تو ختم نہ ہو سکا۔ البتہ ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی نہ کرنے پر سب حضرات نے دستخط کر دیئے پھر ایک رابطہ کمیٹی بنائی گئی۔ جو مفاہمت اور اتحاد کی راہ نکلنے پر غور کرنے لگی اس کمیٹی میں حضرت والد گرامی کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ اور مولانا اطہر علی مشرقی پاکستان اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری بھی شامل تھے۔ ۲۸ ستمبر کو مولانا احتشام الحق تھانوی کے مکان پر اکابر علماء کے بند کمرے میں مذاکرات ہوتے۔ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کی ان دنوں پوری علمی دنیا کی نظریں ان مذاکرات اور اس سلسلے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مشن پر لگی ہوتی تھی۔ روزنامہ جنگ کراچی نے حضرت مولانا عبدالحق کی آمد کی خبر دیتے ہوئے لکھا "دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحق صاحب جو تمام دینی حلقوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ایک خاص مشن پر کراچی پہنچ رہے ہیں اور امکان ہے کہ مولانا عبدالحق ایک ہی نام سے متوازی جمعیت علماء اسلام کے دھڑوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کریں گے۔

اخبارات نے مختلف قسم کی خبریں نشر کیں۔ بہر حال اس تمام صورتحال کے پس منظر میں حضرت شیخ الحدیث پر فریقین کے اعتماد اور ہمہ گیر محبت پر روشنی پڑتی ہے۔ (ذاتی ڈائری صفحہ ۵)

ٹنڈو اللہ یار کا اجتماع

۳۰ اپریل سنہ ۵۹ء حضرت مولانا احتشام الحق کی دعوت پر ٹنڈو اللہ یار کے مشہور اجتماع میں شرکت کے لیے ٹرین سے جا رہے تھے ہم لوگ لاہور اسٹیشن ملنے گئے کافی احباب و علماء موجود تھے۔

بعض اسفار

- ۱۱ جولائی سنہ ۵۳ء۔ حضرت ملتان جمیعۃ علماء اسلام کے اجلاس میں شرکت کرنے گئے ۱۵ جولائی کو واپسی ہوئی ۲۴ اگست شیخ عبدالکریم کی تعزیت کے لیے سرگودھا گئے۔
- ۲۵ جنوری سنہ ۵۶ء۔ مرکزی جمیعۃ علماء اسلام نے والد ماجد کے نام سات مرکزی ارکان عاملہ میں شامل کیا ہے اور مجلس عاملہ کے ہونے والے اجلاس ڈھاکہ میں شرکت کی دعوت دی ہے مگر حضرت نے معذرت کا اظہار کر دیا ہے۔
- ۲۴ ستمبر سنہ ۵۳ء۔ حضرت کے ساتھ دارالعلوم اسلامیہ شیرگڑھ کے اجلاس میں جانا ہوا شیرگڑھ سے واپسی پہ مہری چند کے قریب دار و غہ کلی میں ایک نہایت متقی و پرہیزگار بزرگ فقیر صاحب کی ملاقات کے لیے گئے۔ سنا ہے کہ ۱۳۰ برس عمر ہے۔
- ۱۰ اکتوبر سنہ ۵۳ء۔ مولانا عجب نور کی دعوت پر دارالعلوم بنوں کے اجلاس میں شرکت کرنے بنوں گئے ۱۲ اکتوبر کو واپس ہوئے۔
- ۲۴ نومبر سنہ ۵۳ء۔ رسالپور چھاؤنی میں لکچر ہال میں فوجیوں سے سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔
- ۱۲ دسمبر سنہ ۵۳ء۔ راولپنڈی کے مدرسہ امداد الاسلام کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی۔
- ۲۶ مارچ سنہ ۵۴ء۔ والد ماجد مفتی محمد حسن مرحوم کی دعوت پر جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ کے لیے لاہور تشریف لے گئے ناچیز راقم الحروف

بھی ساتھ تھا لاہور اسٹیشن پر علماء وطلباء استقبال کے لیے موجود تھے ــ مولانا مفتی محمد حسن، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مفتی محمد شفیع اور مولانا خیر محمد صاحب، مولانا بہاء الحق قاسمی اور دیگر علامہ مولانا محمد رسول خان مولانا مطیع الحق دیوبند، علامہ شہاب الدین تلمیذ شیخ الہند اور دیگر اکابر سے ملاقاتیں رہیں حضرت نے مجھے علامہ اقبال کا مزار شاہی مسجد اور آثار متبرکہ وغیرہ کی سیر کرائی۔ ظہر کے بعد اور جمعرات کو جلسہ میں والد ماجد کی حجیت حدیث پر تقریریں ہوئیں دوسری نشست والد ماجد کی صدارت میں ہوئی۔ مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تعلیم کتاب و سنت پر تقریر کی ــ ۲۹ مارچ کو چناب ایکسپریس سے واپس ہوئے۔

امروہہ اور آگرہ میں طالب العلمی

امروہہ کے ایک ڈاکٹر کو فرمایا کہ میں طالب العلمی کے زمانہ میں امروہہ میں چھ ماہ رہ چکا ہوں جن دنوں مولانا عبدالشکور لکھنوی اور مولانا کا مناظرہ دس دن ہوا تھا مولانا عبدالرحمٰن امروہوی کی ملاقات بھی ہوا کرتی تھی۔ آگرہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔

(۱۳ جولائی ۱۹۵۴ء)

حاجی صاحب ترنگزئی کے لیے دو سفر

والد ماجد نے فرمایا کہ میں ایک بار قندھاری باجوڑ گیا جب کہ حضرت حاجی صاحب بقید حیات تھے اور ان کے لڑکے بادشاہ گل صاحب اور خان آف نواگئی کی لڑائی تھی اور ایک دفعہ حاجی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بھی گیا حضرت حاجی صاحب سے والد ماجد بیعت بھی ہوئے تھے۔

(جنوری ۵۵ء)

حاجی صاحب ترنگزئیؒ سے بیعت اور انکا اظہار اعتماد

جناب عثمان الدین استاد اکوڑہ کہتے ہیں کہ میں بھی حضرتؒ کے ساتھ حاجی صاحب ترنگ زئیؒ کی خدمت میں جانے والے رفقاء میں سے تھا حضرت حاجی صاحب ترنگ زئی مرحوم کے اس دور دراز کی مسافتوں اور مشقتوں کے بعد جمعرات کی شام کو ہم لوگ وہاں پہنچے حضرت حاجی صاحب ترنگ زئیؒ کو یہ معلوم ہوا کہ مولانا عبدالحق صاحب جو ایک مشہور عالم دین ہیں تشریف لائے ہیں انہوں نے انہیں اپنی خاص قیام گاہ میں بلایا ہم سب کو خصوصی کھانا کھلایا جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حضرت شیخ الحدیثؒ نے حضرت صاحب ترنگ زئیؒ کے حکم کی تعمیل میں نہایت بلند پایہ تقریر کی۔ جمعہ کے بعد حضرت حاجی صاحب نے اپنی ٹوپی مبارک اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی جو کمال محبت و اعتماد کی دلیل ہے اور غالباً بیعت پھر جمعہ کی نماز کے بعد ہوئی۔ حضرت نے بے حد دعائیں کیں۔ دو تین دن نہایت اعزاز و اکرام سے رکھا اور اکثر اپنے ہاں کی خاص مجالس میں رکھا ایک مجلس میں حضرت کے صاحبزادے بادشاہ گل صاحب کے ساتھ ذکر کے موضوع پر عجیب و غریب گفتگو رہی اسی سفر کے بعض رفقاء حاجی محمد یوسف جناب قدرت شاہ اور جناب شیرین صاحب وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ (ذاتی ڈائری ص۵۵)

مولانا نصیر الدین غور غشتوی کی معیت میں حضرۃ والد صاحب کا سفر لنڈی کوتل ــ

۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو حضرت والد صاحب اور حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتویؒ کار میں لنڈی کوتل گئے، میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ درہ خیبر میں حاجی گلاب خان کے مکان پر آرام کیا پھر اشخیل مدرسہ صدیقیہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ ان بزرگوں نے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا واپسی میں والد صاحب کے ساتھ طور خم پاک افغان سرحد اور لنڈی کوتل کی سیر کی اور راستہ میں حاجی حبیٹ کے بڑے لڑکے حاجی گل نثیر (جو اب سینیٹر اور وفاقی وزیر ہیں) کے مکان میں آرام کیا۔

مجلس دعوت و اصلاح کا قیام

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء کو والد صاحب مولانا یوسف بنوریؒ اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی دعوت پر عوامی ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے۔ ۲۴ اگست کو کراچی اسٹیشن پر بڑا استقبال ہوا۔ ۲۵ اگست کو دارالعلوم کراچی میں ان اکابر کی میٹنگ ہوئی۔

مجلس دعوت و اصلاح کا قیام عمل میں آیا جو مغربی تہذیب، لادینی مساعی اور قرآن و سنت میں تحریفی سرگرمیوں کا مقابلہ اور دینی تعلیم کی اشاعت کا کام کرے گی۔ ۷ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ بنائی گئی والد صاحب بھی اس میں لیے گئے۔ ۲۷ اگست جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی میں قبل از جمعہ والد صاحب کی تقریر ہوئی۔ بعد از جمعہ حاجی فرید الدین کی طرف سے دی گئی ایک تقریب میں شرکت کی۔ ۲۹ اگست کو حضرۃ والد صاحب کراچی سے واپس اکوڑہ پہنچے۔

جہاد کشمیر

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء جنگ کشمیر زوروں پر ہے بعد از نماز عشاء مسجد قاضیان میں قاضی صاحب مرحوم کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ عمائدین نے تقریریں کیں۔ دارالعلوم کے طلبہ مالی و جانی امداد کی پیش کش میں پیش پیش رہے ایک طالب علم نے اپنا قلم نکال کر مالی امداد میں جمع کر دیا۔ اکثر طالبعلموں کے پاس جو بھی دو چار آنے نقدی تھی پیش کر دی۔

دورۂ مظفر آباد

۹ جون ۱۹۶۸ء آزاد کشمیر کا سفر جلسہ سیرت کے سلسلہ میں ہوا